ماہنامہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر (انچارج شعبہ تصنیف)

مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 23 شمارہ نمبر 10 - ماہ اخاء 1397 ہجری شمسی بمطابق اکتوبر 2018ء

قرآن کریم

اِنۡ تُبۡدُوۡا شَیۡئًا اَوۡ تُخۡفُوۡہُ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا (الاحزاب:55)

ترجمہ: اگر تم کوئی چیز ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ تو یقیناً اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

(ترجمہ از۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالی)

حدیثِ مبارکہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّمَا یُبۡعَثُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِھِمۡ. لوگوں کا حشر ان کی نیتوں کے مطابق ہوگا۔

(ابن ماجه ابواب الزهد باب النية)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’میں خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کی زہر سے بچ جاوے اور اس کی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہو جاوے۔ اُس پر موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی اس کو ملے۔ گناہ سے لذت پانے کی بجائے اس کے دل میں نفرت پیدا ہو۔ جس کی یہ صورت ہو جاوے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے خدا کو پہچان لیا ہے۔ خدا خوب جانتا ہے کہ اس زمانہ میں یہی حالت ہو رہی ہے کہ خدا کی معرفت نہیں رہی۔ کوئی مذہب ایسا نہیں رہا جو اس منزل پر انسان کو پہنچا دے اور یہ فطرت اس میں پیدا کرے۔ ہم کسی خاص مذہب پر کوئی افسوس نہیں کر سکتے۔ یہ بلا عام ہو رہی ہے اور یہ وبا خطرناک طور پر پھیلی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ خدا پر ایمان لانے سے انسان فرشتہ بن جاتا ہے بلکہ ملائکہ کا مسجود ہوتا ہے۔ نورانی ہو جاتا ہے۔

غرض جب اس قسم کا زمانہ دنیا پر آتا ہے کہ خدا کی معرفت باقی نہیں رہتی اور تباہ کاری اور ہر قسم کی بدکاریاں کثرت سے پھیل جاتی ہیں۔ خدا کا خوف اٹھ جاتا ہے اور خدا کے حقوق بندوں کو دیے جاتے ہیں، تو خدا تعالیٰ ایسی حالت میں ایک انسان کو اپنی معرفت کا نور دے کر مامور فرماتا ہے۔ اس پر لعن طعن ہوتا ہے اور ہر طرح سے اس کو ستایا جاتا اور دکھ دیا جاتا ہے، لیکن آخر وہ خدا کا مامور کامیاب ہو جاتا اور دنیا میں سچائی کا نور پھیلا دیتا ہے۔ اسی طرح اس زمانہ میں خدا نے مجھے مامور کیا اور اپنی معرفت کا نور مجھے بخشا۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 493، 494۔ ایڈیشن 2010 انڈیا)

مشعل راہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

’’ایک موقع پر آپؑ سے کسی نے سوال کیا کہ آپؑ کے دعوے اور رسالت کا نتیجہ کیا ہوگا؟ یعنی اس سے آپؑ کو کیا مقاصد حاصل ہونگے؟ آپؑ کیوں آئے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا:

’’خدا تعالیٰ کے ساتھ جو رابطہ کم ہو گیا ہے اور دنیا کی محبت غالب آگئی ہے اور پاکیزگی کم ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جو عبودیت اور اُلوہیت کے درمیان ہے پھر مستحکم کرے گا اور گمشدہ پاکیزگی کو پھر لائے گا۔ دنیا کی محبت سرد ہو جائے گی‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 500۔ ایڈیشن 2003 مطبوعہ ربوہ) اور فرمایا: یہ میرے ذریعہ سے ہوگا۔

یہ بہت بڑا مقصد اور بہت بڑا دعویٰ ہے جو آپؑ نے بیان فرمایا۔ آج کی مادی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا جو ہے مادیت میں ڈوب کر اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھول چکی ہے اور جو بظاہر مذہب یا خدا کے وجود کو کچھ سمجھتے ہیں، کچھ تسلیم کرتے ہیں تو وہ بھی ظاہری رنگ میں۔ نہ انہیں خدا تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کچھ یقین ہے، نہ اس کا ادراک ہے، نہ فہم ہے، نہ مذہب کا کچھ ادراک ہے۔ ان کے لئے اصل چیز دنیا اور اس کی جاہ وحشمت ہے۔ صرف نام کے طور پر کسی مذہب کو ماننے والے ہیں۔ ایسے حالات میں یقیناً یہ ایک بہت بڑا دعویٰ ہے لیکن آپؑ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر اس قدر یقین ہے اور اپنے مقصد کو حاصل کرنے پر کس قدر اعتماد ہے، اس کا اظہار جو الفاظ میں نے پڑھے ہیں ان کی شوکت سے ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ سب الفاظ، یہ آپؑ کا دعویٰ، یہ بعثت کی غرض اور مقاصد ہمیں بھی کچھ توجہ دلا رہے ہیں کہ یہ سب کچھ ہے جس کو پڑھ اور سن کر ہم جماعت میں داخل ہوئے ہیں، یا ہمارے باپ دادا جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تھے اور ہم نے ان کی اس نیکی کا فیض پایا، یہ ہم سے کچھ مطالبہ کر رہا ہے یا یہ مقاصد ہم سے کچھ مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور وہ یہ کہ ہم ان مقاصد کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ ہمیں ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے ہم نے بھی ان کے نتائج کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو جو باتیں دنیا میں پیدا کرنے آئے ہم نے بھی ان کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ہم نے بھی مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کیلئے مددگار بننا ہے۔ جب ہم نے منادی کی آواز کو سنا اور ایمان لائے تو اب ہم بھی یہ اعلان کرتے ہیں اور ہمیں یہ اعلان کرنا چاہئے کہ نحن انصار اللہ۔ کہ ہم اپنی حالتوں میں یہ تبدیلیاں پیدا کریں گے اور اس پیغام کو پھیلائیں گے اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔‘‘ (الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 13 دسمبر تا 19 دسمبر 2013۔ صفحہ 6)

تاریخ احمدیت جرمنی سے ایک ورق

قسط نہم

احمدیہ مسجد برلن کے لئے عظیم الشان مالی قربانیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریک اور لجنہ اماء اللہ ہندوستان کا والہانہ لبیک

نوٹ: مسجد برلن کے لئے مالی قربانیوں کی تحریک کا تذکرہ گزشتہ اقساط میں ہو چکا ہے۔ اس قسط میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریک پر والہانہ انداز میں لبیک کہتے ہوئے مالی قربانی پیش کرنے والی خواتین کی تفصیلی فہرست شائع کی جارہی ہے۔ اس فہرست کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد تھا کہ اسے ایک کاپی کی صورت میں مسجد برلن میں رکھا جائے گا تاکہ آئندہ نسلیں اپنے بزرگوں کی قربانیاں یاد رکھیں۔ قارئین سے درخواست ہے کہ اس فہرست کا مطالعہ کرتے ہوئے اپنے ان بزرگوں کے جذبوں کو سلام پیش کریں اور ان کے لئے دعائیں کریں۔ ان بزرگوں کی نسلوں میں سے یقیناً بہت سے افراد اس وقت جرمنی کے مختلف شہروں میں موجود ہوں گے۔ ضرورت ہے کہ ایسے تمام احباب اپنے اپنے بزرگوں کے نام اس فہرست میں سے تلاش کرکے، ان قربانیوں کے ثمرات کا نظارہ کرکے اپنے ایمانوں کو تازہ کریں اور ان جذبوں کو زندہ رکھنے کی کوشش کریں۔ (صدر کمیٹی)

فہرست چندہ احمدیہ خواتین

برائے مسجد برلن (جرمنی)

قادیان کی فہرست احمدیہ مستورات کی ذیل میں شایع کیجاتی ہے بیرونی جماعتوں کو چاہیئے کہ اس کے مطابق فہرستیں مکمل کرکے جماعت وار ارسال کی جاویں تاکہ ان کو اس طرح سے اخبار میں شایع کردیا جائے۔ اور نقد روپیہ مسجد برلن کا یا زیور ناظر بیت المال قادیان کے پتہ سے ارسال کیا جائے۔

ناظر بیت المال قادیان۔

فہرست چندہ مستورات قادیان دارالامان

(۱) حضرت ام المومنین صاحبہ ماجدہ — Rs 500
(۲) حضرت جنابہ بیگم صاحبہ مبارکہ بیگم صاحبہ — Rs 1000
(۳) جنابہ والدہ میاں ناصر احمد صاحب — Rs.200
(۴) جنابہ مریم بیگم صاحبہ — Rs.14، 136 (گلوبند)
(۵) بو زینب صاحبہ — Rs.100
(۶) جنابہ بیگم صاحبہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ — Rs.300
(۷) والدہ رشید احمد صاحب — Rs.115
(۸) اہلیہ شیخ رحمت اللہ صاحب — Rs.200
(۹) اہلیہ ڈاکٹر فضل الدین صاحب — Rs.200
(۱۰) اہلیہ و بنات شیخ یعقوب علی صاحب — Rs.250
(۱۱) اہلیہ حافظ روشن علی صاحب — Rs.150
(۱۲) اہلیہ مرزا گل محمد صاحب — Rs.100
(۱۳) اہلیہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی — Rs.100
(۱۴) از خانہ خانصاحب ذوالفقار علی صاحب — Rs.100
(۱۵) از خانہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ — Rs.50
(۱۶) اہلیہ قاضی امیر حسین صاحب — Rs.100
(۱۷) اہلیہ چوہدری حاکم علی صاحب معہ دختران — Rs.120
(۱۸) اہلیہ مستری الٰہی بخش صاحب امرتسری — Rs.100
(۱۹) اہلیہ میاں احمد الدین صاحب زرگر — Rs.100
(۲۰) والدہ صاحبہ امۃ القیوم — Rs.100
(۲۱) خاندان بھائی عبدالرحیم صاحب — Rs.100
(۲۲) اہلیہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی، پہنچیاں طلائی — Rs.150
(۲۳) حامدہ بیگم صاحبہ، چار طلائی چوڑیاں — Rs.100
(۲۴) امۃ السلام بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب — Rs.50
(۲۵) اہلیہ ماسٹر محمد طفیل صاحب، وعدہ — Rs.100
(۲۶) اہلیہ بھائی محمود احمد صاحب کمپونڈر — Rs.65
(۲۷) استانی سکینۃ النساء صاحبہ، بندہ طلائی — Rs.63
(۲۸) سعیدہ بنت مولوی محمد علی صاحب بدوملہی، وعدہ — Rs.60
(۲۹) اہلیہ قاضی عبدالرحیم صاحب — Rs.60
(۳۰) اہلیہ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی — Rs.50
(۳۱) اہلیہ مستری عبدالرحمٰن صاحب بھٹہ والا — Rs.60
(۳۲) جنابہ صالحہ بیگم صاحبہ — Rs.50
(۳۳) اہلیہ چوہدری فتح محمد صاحب — Rs.50
(۳۴) منصورہ بیگم صاحبہ — Rs.50
(۳۵) اہلیہ مع بنت مفتی محمد صادق صاحب — Rs.60
(۳۶) میمونہ اہلیہ مولوی غلام محمد صاحب — Rs.50
(۳۷) فاطمہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نوسلم — Rs.50
(۳۸) اہلیہ ہیڈ کلرک صاحب — Rs.45
(۳۹) بھاگ بھری اہلیہ محمد حسین صاحب — Rs.40
(۴۰) اہلیہ و بنت محمد اشرف صاحب — Rs.40
(۴۱) صاحب بی بی — Rs.35
(۴۲) اہلیہ مستری الٰہی بخش صاحب — Rs.30
(۴۳) اہلیہ ڈاکٹر فضل کریم صاحب — Rs.50
(۴۴) ناصرہ بیگم صاحبہ — Rs.30
(۴۵) اہلیہ میر قاسم علی صاحب — Rs.30
(۴۶) اہلیہ میاں نظام الدین صاحب — Rs.30
(۴۷) اہلیہ منشی نبی بخش صاحب — Rs.30
(۴۸) عائشہ اہلیہ غلام رسول صاحب قادیان — Rs.30
(۴۹) اہلیہ مولوی محمد سرور شاہ صاحب — Rs.30
(۵۰) اہلیہ فیض محمد صاحب — Rs.30
(۵۱) رسول بی بی اہلیہ مولوی فضل الٰہی صاحب — Rs.28
(۵۲) اہلیہ ماسٹر محمد دین صاحب — Rs.27
(۵۳) صفیہ بانو اہلیہ محمد یامین صاحب — Rs.25
(۵۴) زینب اہلیہ منشی عبدالکریم صاحب — Rs.25
(۵۵) اہلیہ محمد حسین صاحب حوالدار — Rs.25
(۵۶) محمودہ بیگم صاحبہ — Rs.20
(۵۷) رحمت — Rs.20
(۵۸) لڑکیاں شیخ مصری صاحب — Rs.20
(۵۹) اہلیہ و دختر حبیب الرحمٰن صاحب — Rs.20
(۶۰) تاجو — Rs.10
(۶۱) خدیجہ اہلیہ مولوی فضل الدین صاحب — Rs.20
(۶۲) عائشہ اہلیہ مولوی نور محمد صاحب — Rs.20
(۶۳) راجو " " " — Rs.20
(۶۴) والدہ و دختر و دیگر عزیز ماسٹر عبدالمغنی صاحب — Rs.20
(۶۵) حمیدہ بیگم اہلیہ وزیر خان صاحب — Rs.20
(۶۶) محمودہ بیگم اہلیہ عبدالحکیم صاحب — Rs.20
(۶۷) زینب اہلیہ اللہ دتہ صاحب جالندھری — Rs.20
(۶۸) اہلیہ ڈاکٹر عبدالغنی صاحب — Rs.20
(۶۹) اہلیہ رسالدار صاحب قادیان — Rs.40
(۷۰) اہلیہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب — Rs.20
(۷۱) عائشہ اہلیہ عبدالرحیم صاحب — Rs.20
(۷۲) سعیدہ اہلیہ شیر محمد صاحب — Rs.17
(۷۳) اہلیہ عظیم الرحمٰن صاحب — Rs.15
(۷۴) بتولی جان دمجوب — Rs.15
(۷۵) صفیہ بیگم اہلیہ غلام محمد صاحب — Rs.15
(۷۶) اہلیہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب — Rs.15
(۷۷) اہلیہ محمد الدین صاحب زرگر — Rs.15
(۷۸) اہلیہ احمد نور صاحب کابلی — Rs.15
(۷۹) صاحب جیوی — Rs.15
(۸۰) صالحہ بی بی زوجہ عبدالرحیم صاحب — Rs.15
(۸۱) تائی صاحبہ — Rs.15
(۸۲) والدہ رشید احمد صاحب — Rs.15
(۸۳) امام بی بی سو ہمشیرہ وغیرہ — Rs.15
(۸۴) بھاگو اہلیہ مستری محمد دین صاحب — Rs.13
(۸۵) اہلیہ منشی محمد دین صاحب محرر مقبرہ بہشتی، معہ بنات و والدہ و خورشید اسد — Rs.14
(۸۶) اہلیہ ماسٹر میر بیگ صاحب — Rs.12
(۸۷) اہلیہ فقیر محمد صاحب — Rs.12
(۸۸) محمودہ بیگم صاحبہ — Rs.11
(۸۹) اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب — Rs.10
(۹۰) بنت منشی محمد دین صاحب — Rs.10
(۹۱) زوجہ منشی احمد دین صاحب — Rs.10
(۹۲) چیبی — Rs.10
(۹۳) اہلیہ محمد امین صاحب — Rs.10
(۹۴) اہلیہ بابو فیروز الدین صاحب — Rs.10
(۹۵) جان بی بی — Rs.10
(۹۶) مریم اہلیہ مظہر حق صاحب — Rs.10
(۹۷) حمیدہ بیگم اہلیہ مسعود احمد صاحب — Rs.10
(۹۸) فاطمہ اہلیہ حافظ محمد حسین صاحب — Rs.10
(۹۹) حاکم بی بی اہلیہ منشی غلام حیدر صاحب و امۃ الرحمٰن بنت " " — Rs.10
(۱۰۰) امۃ اللہ — Rs.10
(۱۰۱) مریم اہلیہ شاہ الدین صاحب — Rs.10
(۱۰۲) زینب زوجہ نور بخش صاحب — Rs.10
(۱۰۳) خدیجہ بیگم اہلیہ ولی محمد صاحب — Rs.10
(۱۰۴) امۃ الرحمٰن اہلیہ اقبال علی صاحب — Rs.10
(۱۰۵) اہلیہ حق نواز صاحب قادیان — Rs.20
(۱۰۶) اہلیہ اللہ دتا صاحب — Rs.10
(۱۰۷) اہلیہ ملک محمد صاحب — Rs.10
(۱۰۸) اہلیہ بابو عزیز الدین صاحب — Rs.10
(۱۰۹) نواب بیگم اہلیہ نواب الدین صاحب قادیان — Rs.10
(۱۱۰) فضل اہلیہ عبداللہ صاحب — Rs.10
(۱۱۱) والدہ سلام اللہ صاحب — Rs.10
(۱۱۲) اہلیہ محمد عبداللہ صاحب — Rs.10
(۱۱۳) اہلیہ مولوی شیر علی صاحب — Rs.10
(۱۱۴) اہلیہ سید محمد علی شاہ صاحب — Rs.10
(۱۱۵) اہلیہ نور الدین صاحب — Rs.10
(۱۱۶) اہلیہ احمد الدین صاحب — Rs.10
(۱۱۷) اہلیہ احمد اللہ صاحب — Rs.10
(۱۱۸) اہلیہ نظام الدین صاحب — Rs.10
(۱۱۹) اہلیہ عبداللہ صاحب درزی — Rs.10
(۱۲۰) اہلیہ سید محمد اسمٰعیل صاحب — Rs.20
(۱۲۱) محمدی بی — Rs.10
(۱۲۲) امۃ السبوح — Rs.10
(۱۲۳) امنہ بی بی — Rs.01
(۱۲۴) اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب کاغانی — Rs.05
(۱۲۵) اہلیہ مولا بخش صاحب — Rs.05
(۱۲۶) ہمشیرہ " " — 08 آنے
(۱۲۷) اہلیہ مامون خان صاحب — Rs.05
(۱۲۸) اہلیہ فضل احمد خان صاحب — Rs.02
(۱۲۹) اہلیہ محمد علی صاحب — Rs.01
(۱۳۰) دختر عبدالرحیم صاحب — Rs.03
(۱۳۱) اہلیہ محب الرحمٰن صاحب — Rs.05
(۱۳۲) اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب — Rs.05
(۱۳۳) دختر محب الرحمٰن صاحب — Rs.05
(۱۳۴) لطیفن — Rs.02
(۱۳۵) اہلیہ محمد عاقل صاحب — Rs.01
(۱۳۶) اہلیہ شمس الدین صاحب — Rs.02
(۱۳۷) حامدہ بیگم — Rs.05
(۱۳۸) اہلیہ شادی خان صاحب — Rs.05
(۱۳۹) والدہ حشمت اللہ صاحب — Rs.02
(۱۴۰) اہلیہ " " " — Rs.02
(۱۴۱) امۃ الرحمٰن بنت الٰہی بخش صاحب — Rs.05
(۱۴۲) نواب بیگم — Rs.05
(۱۴۳) اہلیہ ڈاکٹر عبدالصمد صاحب — Rs.05
(۱۴۴) اہلیہ عبدالرحیم صاحب — Rs.01
(۱۴۵) عائشہ بی بی — Rs.01
(۱۴۶) برکت بی بی — Rs.05
(۱۴۷) گلاب بی بی — Rs.02
(۱۴۸) زانی — Rs.03
(۱۴۹) فضل بی بی — Rs.03
(۱۵۰) مسعودہ بنت مولوی محمد علی صاحب — Rs.6 6 آنے
(۱۵۱) مائی ہرسیاں — Rs.01
(۱۵۲) اہلیہ محمد حسین صاحب — Rs.05
(۱۵۳) سیدانی مائی — Rs.01
(۱۵۴) چراغ بی بی — Rs.01
(۱۵۵) اہلیہ عبداللہ صاحب — Rs.05
(۱۵۶) چراغ بی بی — Rs.05
(۱۵۷) اہلیہ صاحب گوہر — Rs.01
(۱۵۸) امام بی بی — Rs.02
(۱۵۹) گلاب پٹھانی معذور — Rs.02
(۱۶۰) بسم اللہ — Rs.01
(۱۶۱) اہلیہ محمد بخش صاحب — Rs.03
(۱۶۲) بہو " " — Rs.03
(۱۶۳) اللہ رکھی — Rs.05
(۱۶۴) ہمشیرہ صاحبہ دری باف — Rs.05
(۱۶۵) چراغو — Rs.03
(۱۶۶) نور جہاں — Rs.01
(۱۶۷) زوجہ علی گوہر صاحب — Rs.07
(۱۶۸) اہلیہ امیر الدین صاحب — 08 آنے
(۱۶۹) اجیرہ نواں پنڈ — Rs.01
(۱۷۰) امۃ الرحمٰن بنت عطا محمد صاحب — Rs.02
(۱۷۱) زوجہ عطا محمد صاحب — Rs.07
(۱۷۲) فاطمہ — Rs.02
(۱۷۳) امۃ المنان — Rs.01
(۱۷۴) امنہ بی بی — Rs.01
(۱۷۵) اہلیہ مستری گوہر الدین صاحب — Rs.05
(۱۷۶) اہلیہ حکیم محمد دین صاحب — Rs.05
(۱۷۷) برکت منگلانی — Rs.02
(۱۷۸) امۃ العزیز — Rs.05
(۱۷۹) امۃ الرحمٰن — Rs.01
(۱۸۰) سکینہ — Rs.05
(۱۸۱) غلام فاطمہ بنت چوہدری غلام محمد صاحب — Rs.05
(۱۸۲) رکھی اہلیہ فضل قادر — Rs.06
(۱۸۳) رسول بی بی اہلیہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم — Rs.03
(۱۸۴) عائشہ — Rs.03
(۱۸۵) فاطمہ غلام قادر — 08 آنے
(۱۸۶) رحیم بی بی اہلیہ عبدالصمد صاحب کشمیری — Rs.02
(۱۸۷) سلطان بی بی اٹاری — Rs.05
(۱۸۸) طالع بی بی — Rs.01
(۱۸۹) عصمت بی بی ڈلہ — Rs.01
(۱۹۰) غلام بی بی " — Rs.01
(۱۹۱) مہرالٰہی بی بی " " (۱۹۲) چراغ بی بی ڈلہ — Rs.01، Rs.01
۱۹۳ چراغ بی بی صاحبہ ڈلہ — Rs.01
۱۹۴ حمیدہ — Rs.05
۱۹۵ زینب اہلیہ محفوظ الحق صاحب — Rs.05
۱۹۶ سلمہ اہلیہ وزیر محمد صاحب — Rs.06
۱۹۷ نواب بی بی بہرسیا نوالی — Rs.02
۱۹۸ عالم بیگم صاحبہ ماسٹر محمد بخش صاحب — Rs.05
۱۹۹ نواں پنڈ — Rs.01
۲۰۰ فضل اہلیہ مولوی ارجمند خان صاحب — Rs.07
۲۰۱ جیوی — Rs.01
۲۰۲ عمری — 05 آنے
۲۰۳ جناب فاطمہ صاحبہ — Rs.01
۲۰۴ جناب مختار اہلیہ صاحبہ حافظ جمال احمد صاحب — Rs.05
۲۰۵ ہمشیرہ اہلیہ قریشی عبدالکریم صاحب — Rs.05
۲۰۶ ہمشیرہ بنت مولوی فتح الدین صاحب — Rs.01
۲۰۷ زہرہ اہلیہ محمد حسین صاحب درزی — Rs.01
۲۰۸ اہلیہ سید الدین صاحب — Rs.05
۲۰۹ امۃ القدیر اہلیہ عبدالصمد کمپونڈر — Rs.02
۲۱۰ برکت اہلیہ نظام الدین صاحب — Rs.01
۲۱۱ ولایت اہلیہ رحیم بخش صاحب — Rs.02
۲۱۲ زینب اہلیہ محبوب صاحب — Rs.02
۲۱۳ رسول بیگم اہلیہ غلام محمد صاحب — Rs.01
۲۱۴ رحمت صاحبہ — Rs.05
۲۱۵ اللہ رکھی اہلیہ شاہ الدین صاحب — Rs.01
۲۱۶ غلام فاطمہ اہلیہ صوفی نبی بخش صاحب — Rs.03
۲۱۷ عمری اہلیہ کریم بخش صاحب ننگل — 08 آنے
۲۱۸ رحیم بی بی اہلیہ " " — 04 آنے
۲۱۹ رحمت صاحبہ — Rs.7 2 آنے
۲۲۰ لڑکیاں علی احمد قادیان — Rs.03
۲۲۱ رحیم بی بی زوجہ گموں قادیان — 08 آنے
۲۲۲ حسن بی بی زوجہ الٰہی بخش صاحب — Rs.01
۲۲۳ صالحہ زوجہ محمد سلطان صاحب — Rs.05
۲۲۴ چراغ بی بی زوجہ غلام محمد صاحب نشتی — Rs.09
۲۲۵ غفور بیگم ہمشیرہ پیر منظور محمد صاحب — Rs.05
۲۲۶ خدیجہ اہلیہ محمد امین صاحب — Rs.01
۲۲۷ سردارا اہلیہ مہر محمد خان صاحب — Rs.01
۲۲۸ خالہ اہلیہ احمد الدین صاحب درزی — Rs.02
۲۲۹ رسول والدہ خواجہ احمد صاحب — Rs.05
۲۳۰ ہاجرہ صاحبہ اہلیہ منشی عبدالرحیم صاحب — Rs.03
۲۳۱ سلطان جہاں، سرفراز جہاں — Rs.04
۲۳۲ رحیم بی بی کشمیری — Rs.02
۲۳۳ نصیرہ بنت سید محمد اسحٰق صاحب — Rs.05
۲۳۴ عظمت بنت کرمداد خانصاحب بلوچ — Rs.05
۲۳۵ بیاگو ساکن ننگل — Rs.01
۲۳۶ چراغ بی بی زوجہ احمد ننگل — 08 آنے
۲۳۷ برکت والدہ لال الدین ننگل — 04 آنے

۲۳۸	عمری زوجہ رحیم بخش صاحب ننگل	۸ر	8 آنے
۲۳۹	مبارکہ بیگم اہلیہ مرزا رفیق بیگ صاحب	عگر	Rs.2
۲۴۰	اللہ رکھی اہلیہ محمد الدین بلوچ	عمر	Rs.01
۲۴۱	اہلیہ صاحبہ بابو فخر الدین صاحب	صر	Rs.05
۲۴۲	راموا اہلیہ محمد بخش صاحب	سے ر	Rs.03
۲۴۳	برکت اہلیہ محمد حسین صاحب	سے ر	Rs.03
۲۴۴	رشید بنت نور بخش صاحب	سے ر	Rs.03
۲۴۵	اہلیہ محمد عثمان صاحب	صر	Rs.05
۲۴۶	حاکم بی بی زوجہ فضل الٰہی نوان پنڈ	عمر	Rs.01
۲۴۷	پیری بی بی زوجہ چراغ الدین سیکھوان	عگر	Rs.02
۲۴۸	فقیر کی اماں سیکھوان	۲ر	2 آنے
۲۴۹	زوجہ عبدالکریم صاحب سیکھوان	۵ر	5 آنے
۲۵۰	زوجہ کریم بخش صاحب نوان پنڈ	عمر	Rs.01
۲۵۱	زوجہ نبی بخش صاحب "	۴ر	4 آنے
۲۵۲	زوجہ میراں بخش صاحب "	۴ر	4 آنے
۲۵۳	زوجہ رمضان سیکھوان	۴ر	4 آنے
۲۵۴	بنت عمر الدین سیکھوان	۲ر	2 آنے
۲۵۵	زوجہ نور احمد صاحب نوان پنڈ	۲ر	2 آنے
۲۵۶	زوجہ جمعہ سیکھوان	۱۴ر	14 آنے
۲۵۷	اہلیہ ماسٹر محمد شفیع صاحب	صر	Rs.05
۲۵۸	بنت بابو الٰہی بخش صاحب	عمر	Rs.01
۲۵۹	اہلیہ حافظ محمد صاحب	عمر	Rs.01
۲۶۰	اہلیہ اللہ بخش صاحب بھینی	۸ر	8 آنے
۲۶۱	امۃ اللہ دختر محمد یامین صاحب	عمر	Rs.01
۲۶۲	حاکم بی بی اہلیہ مولوی قطب الدین صاحب	عمر	Rs.01
۲۶۳	فاطمہ	عمر	Rs.01
۲۶۴	رحیم بی بی زوجہ پیر محمد ننگل	عمر	Rs.01
۲۶۵	والدہ غلام محمد صاحب "	عمر	Rs.01
۲۶۶	برکت اہلیہ خیر الدین صاحب "	عگر	Rs.02
۲۶۷	حسین والدہ شیر محمد صاحب "	عمر	Rs.01
۲۶۸	زینب والدہ یعقوب بیگ قادیان	۸ر	8 آنے
۲۶۹	نیمی زوجہ	عمر	Rs.01
۲۷۰	اہلیہ چراغ الدین صاحب	عگر	Rs.02
۲۷۱	خیرو	عمر	Rs.01
۲۷۲	اہلیہ نور الدین صاحب	صر	Rs.05
۲۷۳	اہلیہ بابو فضل الدین صاحب	عمر	Rs.01
۲۷۴	نام اصل مقام درج نہیں	۸ر	8 آنے
۲۷۵	اہلیہ بابو غلام رسول صاحب	عمر	Rs.01
۲۷۶	بنت بابو غلام رسول صاحب	۴ر	4 آنے
۲۷۷	اہلیہ کریم بخش صاحب	عمر	Rs.01
۲۷۸	اہلیہ پیر محمد صاحب	عمر	Rs.01
۲۷۹	زینن	عمر	Rs.01
۲۸۰	اہلیہ سائیں	عمر	Rs.01
۲۸۱	اہلیہ کریم بخش صاحب	عمر	Rs.01
۲۸۲	اہلیہ نانک	عمر	Rs.01
۲۸۳	اہلیہ چراغ الدین صاحب	عمر	Rs.01
۲۸۴	اہلیہ امام الدین صاحب	عمر	Rs.01
۲۸۵	اہلیہ جمال الدین صاحب	عمر	Rs.01
۲۸۶	اہلیہ کرم الدین صاحب	عمر	Rs.01
۲۸۷	عائشہ اہلیہ حکیم محمد صاحب	۴ر	4 آنے
۲۸۸	اللہ رکھی - اللہ دتا	۲ر	2 آنے
۲۸۹	بیوہ	۲ر	2 آنے
۲۹۰	اصل مقام پر نام درج نہیں	۸ر	8 آنے
۲۹۱	بھاگو اہلیہ نور محمد صاحب قادر آباد	للعہ ۲ر	Rs.4 2آنے
۲۹۲	بنت صدر الدین صاحب قادیان	عگر	Rs.02
۲۹۳	عزیز بیگم اہلیہ عبد الرحیم صاحب	صر	Rs.05
۲۹۴	برکت اہلیہ نواب الدین صاحب نوان پنڈ	عمر	Rs.01
۲۹۵	ضامن اہلیہ صوبہ ننگل	عگر	Rs.02
۲۹۶	سابعہ بنت "	۴ر	4 آنے
۲۹۷	برکت اہلیہ مہر الدین ننگل	عمر	Rs.01
۲۹۸	جانی اہلیہ مہر الدین "	عمر	Rs.01
۲۹۹	رحیم بی بی اہلیہ ماہی	عمر	Rs.01
۳۰۰	فضل بی بی سیالکوٹ	عگر	Rs.02
۳۰۱	زینب اہلیہ علم الدین ننگل	عمر	Rs.01
۳۰۲	جانی اہلیہ مولا بخش صاحب ننگل	عمر	Rs.01
۳۰۳	چراغ بی بی اہلیہ حکیم عطا محمد صاحب	عمر	Rs.01
۳۰۴	کریم بی بی اہلیہ غلام حیدر صاحب	عمر	Rs.01
۳۰۵	دختر محمد الدین زرگر	عمر	Rs.01
۳۰۶	اہلیہ ماسٹر فضل الٰہی صاحب	عمر	Rs.01
۳۰۷	اہلیہ مفتی فضل الرحمٰن صاحب	صر	Rs.05

۳۰۸	اہلیہ مولوی فضل الدین صاحب وکیل	صر	Rs.5
۳۰۹	اہلیہ میر احمد صاحب قریشی	عمر	Rs.1
۳۱۰	رحمت بی بی بھینی	عمر	Rs.1
۳۱۱	اروڑی اہلیہ علی محمد صاحب	عمر	Rs.1
۳۱۲	اہلیہ کریم ماشکی	عمر	Rs.1
۳۱۳	اہلیہ فضل الدین صاحب زمیندار	عگر	Rs.2
۳۱۴	بیگم بی بی بھینی	۸ر	8 آنے
۳۱۵	اہلیہ غلام محمد مرحوم	۸ر	8 آنے
۳۱۶	اہلیہ مولوی چراغ الدین صاحب	عگر	Rs.2
۳۱۷	اہلیہ مولوی غلام نبی صاحب	معہ ر	Rs.7
۳۱۸	زینب زوجہ حاکم الدین صاحب	عگر	Rs.2
۳۱۹	اہلیہ حافظ محمد حسن صاحب	عگر	Rs.2
۳۲۰	بنت کرم علی صاحب	۲ر	2 آنے
۳۲۱	محمد بی بی اہلیہ سید محمد حسین صاحب	عمر	Rs.1
۳۲۲	امامن بی بی	۴ر	4 آنے
۳۲۳	بنت محمد اشرف صاحب	صر	Rs.5
۳۲۴	انور بیگم بنت محمد اشرف صاحب	عگر	Rs.2
۳۲۵	ہمشیرہ محمد اشرف صاحب	صر	Rs.5
۳۲۶	عائشہ بنت سید فضل شاہ صاحب	عمر	Rs.1
۳۲۷	سکینہ بیگم اہلیہ سید فضل شاہ صاحب	عمر	Rs.1
۳۲۸	اہلیہ سید عنایت اللہ شاہ صاحب	عمر	Rs.1
۳۲۹	امۃ القدیر اہلیہ عبد اللہ صاحب کمپونڈر	عگر	Rs.02
۳۳۰	پیرو زوجہ کریم بخش صاحب	صر	Rs.05
۳۳۱	پیرو زوجہ کریم	معہ ر	Rs.07
۳۳۲	الفت بنت خیراتی	عمر	Rs.01
۳۳۳	رحیم بنت ہدایت ننگل	۲ر	2 آنے
۳۳۴	زینب والدہ ہدایت "	ار	01 آنہ
۳۳۵	حسن بی بی بنت عمر الدین صاحب سیکھواں	۴ر	04 آنے
۳۳۶	مہری بی بی زوجہ رحمت علی صاحب ننگل	عمر	Rs.01
۳۳۷	عمری مہر الدین رحمت اللہ "	عمر	Rs.01
۳۳۸	چراغ بی بی زوجہ محمد الدین صاحب "	عمر	Rs.01
۳۳۹	بھاگ بھری " خیر الدین	عمر	Rs.01
۳۴۰	برکت " محمد حسین	عمر	Rs.01
۳۴۱	والدہ محمد حسین صاحب	سے ر	Rs.03
۳۴۲	بیسرالی قادیانی	ار	01 آنہ
۳۴۳	رکھی قادیانی	۴ر	04 آنے
۳۴۴	نواب بی بی قادیان	۴ر	04 آنے
۳۴۵	رحیم بی بی قادیان	عمر	Rs.01
۳۴۶	رکھی قادیانی	۴ر	4 آنے
۳۴۷	رحمت بی بی قادیانی	عگر	Rs.02
۳۴۸	ہارگا قادیانی	۴ر	04 آنے
۳۴۹	فتح بی بی بھینی	عمر	Rs.01
۳۵۰	بھاگ بھری بھینی	عمر	Rs.01
۳۵۱	نواب بی بی "	عمر	Rs.01
۳۵۲	رابعہ بی بی "	عگر	Rs.02
۳۵۳	مریم صاحبہ	۴ر	04 آنے
۳۵۴	خدیجہ صاحبہ	للعہ ر	Rs.04
۳۵۵	نذر فاطمہ	صر	Rs.05
۳۵۶	فضل بی بی اہلیہ محمد عارف صاحب	صر	Rs.05
۳۵۷	چراغ بی بی اہلیہ ابراہیم صاحب	صر	Rs.05
۳۵۸	اہلیہ حکیم محمد زمان صاحب مع دختران	صر	Rs.05
۳۵۹	جیوری اہلیہ شادی خان صاحب	صر	Rs.05
۳۶۰	سردار بیگم اہلیہ برکت بیگ صاحب	صر	Rs.05
۳۶۱	امۃ القدیر دختر سردار بیگم صاحبہ	عمر	Rs.01
۳۶۲	زینب اہلیہ چراغ الدین صاحب	عمر	Rs.01
۳۶۳	حسن بی بی اہلیہ جلال الدین صاحب	۴ر	04 آنے
۳۶۴	بھولی اہلیہ کالو	۴ر	04 آنے
۳۶۵	فضل بی بی صاحبہ	عمر ۴ر	Rs.1 4 آنے
۳۶۶	گلاب بی بی صاحبہ	عمر	Rs.01
۳۶۷	کرم بی بی صاحبہ	عمر	Rs.01
۳۶۸	فاطمہ بی بی صاحبہ	عگر	Rs.02
۳۶۹	جنت بی بی صاحبہ	عمر	Rs.01
۳۷۰	صدر بی بی صاحبہ	عمر	Rs.01
۳۷۱	برکت بی بی صاحبہ	صر	Rs.05
۳۷۲	رحمت بی بی صاحبہ	۴ر	04 آنے
۳۷۳	جیسو	۴ر	04 آنے
۳۷۴	سعیدہ صاحبہ	صر	Rs.05
۳۷۵	دختران سعیدہ صاحبہ	۶ر	06 آنے
۳۷۶	کرم بی بی زوجہ شہاب الدین صاحب	سے ر	Rs.06
۳۷۷	رحمت بی بی زوجہ مہر الدین صاحب	صر	Rs.05
۳۷۸	والدہ نوراں	عمر	Rs.01
۳۷۹	اہلیہ صاحبہ محمد اشرف صاحب	صر	Rs.05
۳۸۰	اہلیہ صاحبہ شاہ محمد صاحب	عگر	Rs.02
۳۸۱	والدہ صاحبہ اللہ رکھا	عمر	Rs.01
۳۸۲	اہلیہ صاحبہ محمد الدین صاحب نومسلم	سے ر	Rs.03
۳۸۳	اہلیہ صاحبہ فضل الٰہی نوان پنڈ	۸ر	08 آنے

۳۸۴	اہلیہ محمد الدین صاحب	عمر	Rs.01
۳۸۵	اہلیہ فضل الدین صاحب لوہار	عمر	Rs.01
۳۸۶	اہلیہ فقیر محمد ترکھان	عگر	Rs.02
۳۸۷	سلطان اہلیہ خیر الدین صاحب نوان پنڈ	سے ر	Rs.03
۳۸۸	برکت اہلیہ بڈھا نوان پنڈ	سے ر	Rs.03
۳۸۹	مراد بی بی اہلیہ لسہ نوان پنڈ	عمر	Rs.01
۳۹۰	نواب اہلیہ چراغ	۴ر	04 آنے
۳۹۱	نور جان صاحبہ	عمر	Rs.01
۳۹۲	والدہ نواب الدین خوجہ	۲ر	02 آنے
۳۹۳	بھاگو اہلیہ مستری دین محمد دکاندار	ہلے ر	Rs.08
۳۹۴	حسن بی بی زوجہ غلام محمد صاحب	عمر	Rs.01
۳۹۵	کریم بی بی زوجہ محمد حسین صاحب	سے ر	Rs.03
۳۹۶	عزیزہ بنت عبد العزیز صاحب	عمر	Rs.01

ضمیمہ اخبار الفضل قادیان دارالامان ۔ 5 / مارچ 1923ء

اس فہرست کے بعد بعض ایسے امور کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو تاریخ کمیٹی کو دوران تحقیق ملتی جا رہی ہیں۔ جن کا تعلق اُسی ابتدائی زمانہ سے ہے۔ سو ذیل میں محترم ملک غلام فرید صاحب کا ایک خط اور 1925ء میں شائع ہونے والی جرمن زبان میں ایک کتاب کا تعارف پیش خدمت ہیں۔ الفضل قادیان میں شائع ہونے والے ملک صاحب مرحوم کا یہ خط کئی پہلوؤں سے دلچسپی کا باعث ہے نیز اس میں ہمارے کئی سبق ہیں۔

مبلغ جرمنی کا خط حالات سفر

افسوس ہے کہ جناب شیخ غلام فرید صاحب ایم-اے مبلغ جرمنی کا یہ خط کسی قدر دیر سے شائع ہو رہا ہے۔ لیکن چونکہ اس کا مطالعہ اب بھی دلچسپی کا باعث ہوگا اس لئے درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خاکسار بمع اپنی بیوی اور بچہ کے بخیریت تمام 18/ دسمبر کو صبح دس بجے برلن پہنچ گیا۔ اسٹیشن پر مولوی مبارک علی صاحب کو نہ پا کر مجھے کوئی تکلیف نہ ہوئی کیونکہ میں نے سمجھا کہ جو خدا ہزاروں میلوں سے مجھے یہاں لایا ہے وہ مولوی صاحب کے پاس بھی پہنچا دے گا۔ چنانچہ نصف گھنٹہ کے اندر میں مولوی صاحب کے مکان پر جا پہنچا اور مولوی صاحب کو مل کر بہت خوش ہوا۔ الحمدُ للّٰہ علیٰ ذالک

جہاز کے سفر میں مجھے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ 16 دن کے سفر میں ایک دفعہ بھی مجھے قے نہیں ہوئی۔ جہاز پر مختلف لوگوں سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

ایک پادری سے گفتگو

پادری J.C.Jackson جو بنارس شہر اور ضلع کے پادری ہیں اور جن کے ماتحت ایک سو اَور پادری کام کرتے ہیں، اتفاقی رخصت پر گھر جا رہے تھے۔ ان سے مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ ایک دن عصمت انبیاء پر گفتگو ہوئی۔ کہنے لگے کہ انبیاء بھی آخر انسان تھے وہ گناہ کر کے ہمارے لئے عبرت ہو گئے۔ میں نے کہا کہ جب حضرت لوط کے گناہ سے یعقوب نے اور یعقوب کے گناہ سے داؤد نے عبرت نہ پکڑی تو آپ کیسے ان کے گناہوں سے عبرت پکڑیں گے۔ اس کے علاوہ انبیاء تو مخلوق کی ہدایت کے لئے اور رہنمائی کے لئے ان کا اللہ تعالیٰ سے پیوند کرنے آتے ہیں۔ جب وہ ایسے خطرناک گناہ کر سکتے ہیں جن کا ذکر بائیبل میں موجود ہے تو میرے اور آپ جیسے کس شمار میں ہیں۔ بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ پادری صاحب صرف میری باتیں سُن رہے تھے اور کبھی کبھی اپنی پہلی بات کو دُہرا دیتے تھے۔ الوہیت مسیح پر گفتگو ہوئی تو کہنے لگے۔ اس مسئلہ کو سمجھایا نہیں جا سکتا۔ انسان کے اندر ایک نور داخل ہوتا ہے اس کے ذریعہ سے وہ اس مسئلہ کو سمجھ سکتا ہے۔ میں نے کہا، پادری صاحب آپ کو تو وہ نور ملا ہوا ہے۔ آپ خود اس مسئلہ کو سمجھے ہوئے ہیں۔ مجھے نہیں سمجھا سکتے اور میں بغیر نور اس مسئلہ کو سمجھ نہیں سکتا۔ پھر میں اس مسئلہ پر ایمان کس طرح لاؤں؟ ہنس پڑے۔ میں نے ان کو Mighty signs of the living God (زندہ خدا کے زندہ نشان)، تحفہ شہزادہ ویلز اور Teachings of Islam پڑھنے کو دیں۔ کچھ دنوں بعد میں نے پوچھا کہ پادری صاحب حضرت صاحب کے دعاوی کے متعلق کیا رائے ہے؟ کہنے لگے، وہ متقی تھے، راستباز تھے، نیک تھے مگر دعویٰ میں ان کو غلطی لگ گئی۔ میں نے کہا یہ دونوں باتیں متضاد ہیں۔ لیکن بائیبل نے آپ کے لئے راستہ صاف کر دیا ہوا ہے۔ آپ ایک شخص کو راست باز سمجھ کر پھر اس کو جھوٹا بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ راستباز بھی آخر انسان ہی ہوتا ہے۔

کہنے لگے کہ ان کی (حضرت مسیح موعودؑ) کی پیشگوئی نے مجھ پر کوئی اثر نہیں کیا۔ زار کی پیشگوئی کوئی بڑی بات نہ تھی۔ میں نے کہا۔ ایک شخص جس کو سیاست سے کوئی دخل نہ تھا۔ جو پنجاب کے ایک کونہ میں زندگی گزارتا تھا۔ وہ ایک لڑائی کی اس کے وقوع سے 12 برس پہلے پیشگوئی کرتا ہے اور بڑی تحدّی سے کرتا ہے۔ کیا یہ معمولی بات تھی۔ اس کو میں نے تفصیل سے بیان کیا خاموش ہو گئے۔

تبلیغی مساعی

زندہ نشان کی ایک کاپی سیکنڈ کلاس کے کامن روم میں تفریح کے وقت پڑھنے کے لئے میں نے رکھ دی۔ میں نے دیکھا کہ وہ پڑھی جاتی رہی۔ دو کاپیاں اور تھیں وہ دو انگریزوں کی جگہوں پر رکھی گئیں۔ بنگال کے مشہور Sir J.C Bose کے بھتیجے ڈاکٹر Ajit Mohan Bose جو غالباً خود بھی Sir ہیں۔ ان سے ایک روز Deck پر ملاقات ہوگئی۔ میرے کوٹ کے بند کالر اور پگڑی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ کہنے لگے کہ میں آپ کی پگڑی دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں۔ اس کے بعد وہ کئی دفعہ صرف مجھے ملنے کے لئے Deck پر آتے رہے۔ مگر چونکہ وہ فرسٹ کلاس میں تھے اور میں بچہ کی مجبوری کی وجہ سے زیادہ باہر نہیں آ سکتا تھا۔ اس لئے ان سے زیادہ نہ مل سکا۔ لیکن جب بھی مجھے ملے، پہلا فقرہ ان کا یہی ہوتا تھا کہ میں صرف آپ کو دیکھنے Deck پر آتا ہوں۔ لوگوں سے پوچھتا ہوں، وہ کہتے ہیں کہ وہ صاحب زیادہ اپنے Cabin میں ہی رہتے ہیں۔

ان کو بھی تحفہ شہزادہ ویلز مطالعہ کے لئے دیا۔ بہت خوش ہوئے جب Brindisi بندرگاہ اٹلی پر اترنے لگے تو ان سے ایک شخص نے سوال کیا آپ لنڈن سے کہاں جائیں گے۔ میری طرف اشارہ کر کے کہنے لگے اگر مجھے جرمنی کا Visa مل گیا تو I shall go to Berlin to pay my reverence to him. میں اپنے اس قابل احترام دوست سے ..... میرا پتہ تو کئی لوگوں نے اپنی نوٹ بکوں پر لکھا۔ مگر یہ پہلے صاحب تھے جنہوں نے نہایت محبت اور اخلاص سے خود مانگ کر میرا پتہ اپنے نوٹ بک پر لکھا اور وعدہ کیا کہ آپ کو خط لکھوں گا۔ ایک پارسی ڈاکٹر H.K Jozder جو کہ ڈاکٹری کی تعلیم کے لئے ولایت جا رہے تھے۔ ان کو Ahmad مطالعہ کے لئے دیا۔ اور ایک صاحب سوچک نام کاٹھیاوار کے رہنے والے، کاروبار کے لئے لندن جا رہے تھے۔ میرے ہم سفر تھے مسلمانوں کے سخت دشمن تھے۔ وہ کہتے تھے میں تو سمجھتا ہوں کہ اسلام انسان کو وحشی اور ظالم بنا دیتا ہے اور دنیا میں مسلمان سب سے زیادہ قسی القلب، بے رحم اور ظالم ہوتے ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ کو غلطی لگی ہے۔ اسلام موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کے اعمال کا ذمہ دار نہیں۔ بے شک موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کے اعمال ایسے ہی ہیں کہ ان کو

Vol. 23 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 10

Ahmadiyya Muslim Jamaat,National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M,

Tel:069-50688652,Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

بے رحم اور ظالم کہا جائے مگر اسلام وہ ہے جو قرآن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عمل ہے۔ پھر میں نے اس کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ کا مضمون اسلام اور دیگر مذاہب دیا۔ پڑھ کر کہنے لگے کہ اس اسلام اور مسلمانوں کے اسلام میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ میں نے کہا کہ موجودہ زمانہ کے مسلمان اسلام سے اتنے ہی دور ہیں جتنے آپ ہیں۔ اسلام جتنی ہمدردی سکھلاتا ہے اور کوئی مذہب نہیں سکھلاتا۔ مجھے جب قادیان سے تبلیغ کے لئے رخصت کیا گیا تو میرے امام نے جو نصائح مجھے کیں ان میں سے ایک بڑی نصیحت یہ تھی کہ مبلغ کو ہر ایک کا ہمدرد ہونا چاہیے۔ ہم تو ظالم سے بھی ہمدردی کرتے ہیں کہ وہ ظلم کر کے اپنی روحانیت برباد کر لیتا ہے۔ مظلوم کا تو کیا کہنا ہے۔

شلوار اور پگڑی پر نظریں

اٹلی کی پہلی بندرگاہ برنڈزی پر جہاز دو گھنٹے کے لئے ٹھہرا۔ میں شلوار اور پگڑی پہنے ہوئے شہر میں سیر کرنے گیا۔ جس طرف جاتا تھا لوگوں کی نظریں میری طرف اٹھتی تھیں۔ اٹلی کی دوسری بندرگاہ وینس پر تو حد ہی ہو گئی۔ اسٹیشن پر میرے لباس اور میری بیوی کو پردہ میں دیکھ کر بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور ہمارے ارد گرد حلقہ بنا لیا۔ بعض ان میں سے ہمیں دیکھ کر ہنستے تھے۔ میں ان کی طرف دیکھ کر ہنستا تھا۔ پادری جیکس ایک دن مجھے کہنے لگے کہ جہاز کے انگریز مجھ سے پوچھتے ہیں جس طرح یہ اپنی بیوی کو پردہ میں رکھتا ہے۔ کیا یورپ میں اسی پردہ کا وعظ کرے گا۔ یورپ کی عورتیں تو اس پردہ میں نہیں رہ سکتیں۔ میں نے کہا کہ یورپ کے خدا کا حکم ہے کہ عورتیں پردہ کریں۔ میرا کام خدا کی باتوں کو ان تک پہنچانا ہے۔ آگے ان کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔

لباس کے متعلق گفتگو

وینس کے سٹیشن پر جب ریل میں سوار ہوا تو دو آدمی میرے پاس آئے۔ ایک ان میں سے تھوڑی سی انگریزی جانتا تھا۔ دوسرے نے اپنے ساتھی کے ذریعہ مجھ سے پوچھا کہ آپ یہ لباس کیوں پہنے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا، اس لئے کہ یہ میرے ملک اور قوم کا لباس ہے۔ کہنے لگا کہ آپ ہم جیسا لباس کیوں نہیں پہنتے۔ میں نے کہا اس لئے کہ آپ مجھ جیسا لباس نہیں پہنتے۔ آپ کو اپنا لباس پسند ہے۔ مجھے اپنا لباس پسند ہے۔ اٹلی سے لے کر جرمنی تک ریل کا سفر جس میں بہت کم لوگ انگریزی دان ہوتے ہیں۔ کس آرام اور سہولت سے طے ہوا اور کس طرح ہر موقع پر اللہ تعالیٰ نے میری مدد کی اتنی لمبی کہانی ہے کہ میں اس کو اختصار سے بھی بیان نہیں کر سکتا۔

رؤیا

میرے سارے سفر میں سب سے زیادہ مجھے خوش کرنے والی بات یہ تھی کہ جب بمبئی سے چھ دن کے سمندر کے سفر کے بعد عدن کے پہاڑ نظر آئے۔ تو دل میں دعا کے لئے جوش اٹھا۔ اسلام کی ترقی کے لئے دعا کی۔ اسی رات میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں قیصر جرمن کا داماد ہوں۔ میری موجودہ بیوی اس کی لڑکی ہے۔ اپنے نواسے یعنی میرے بچے مبارک احمد کے مسلمان ہونے پر قیصر بڑا افسوس کر رہا ہے۔ جب میری آنکھ کھلی، سحری کا وقت تھا۔ قیصر کے الفاظ مجھے یاد تھے۔ میں نے ان کو دہرایا۔ چاہا کہ ان کو اپنی کاپی پر نقل کر لوں۔ لیکن غلطی کی جو اپنے حافظہ پر اعتبار کیا۔ صبح اٹھا الفاظ بھول چکے تھے۔ مطلب یاد تھا جو میں نے تحریر کر دیا ہے۔ خواب کے بعد جب میری آنکھ کھلی تو میری طبیعت میں غیر معمولی خوشی تھی۔ میں نے اس رؤیا کو ایک بہت بڑی خوشخبری سمجھا۔

پگڑی کی عزت

میں اس بات کا خیال کر کے بہت حیران ہوتا ہوں کہ یورپ میں آ کر لوگ اپنا لباس چھوڑ دیتے ہیں اور Cap اور hat کا استعمال شروع کر دیتے ہیں۔ پگڑی کو کہیں بھی نفرت اور ذلّت سے نہیں دیکھا جاتا۔ میں آج تک پگڑی پہنتا ہوں۔ بے شک تعجب سے اس کو لوگ دیکھتے ہیں۔ کیونکہ اس کے دیکھنے کے عادی نہیں ہیں۔ لیکن اس تعجب کے ساتھ نفرت کی بجائے عزت کی ملاوٹ ہوتی ہے۔ جرمنی کی حالت پچھلے دو مہینوں کی نسبت بہت بدلی ہوئی ہے۔ جو چیز آج سے دو مہینے پہلے ایک روپیہ میں آتی تھی۔ وہ اب دس روپیہ میں آتی ہے۔ ہندوستان کی نسبت اب یہاں ہر ایک چیز گراں ہے۔ والسلام خاکسار غلام فرید ایم اے از برلن [1]

اس سے قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی متعدد کتب میں شائع شدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تذکرہ شائع ہو چکا ہے جن میں جرمن مصنفین نے جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف لکھا ہے۔ اسی سلسلہ میں اب ایک اور کتاب ہمیں ملی ہے جسے جماعت جرمنی کے معروف کارکن محترم کولمبس خان صاحب نے تلاش کیا ہے اور اس سے متعلقہ اقتباس کا ترجمہ مکرم لقمان مجوکہ صاحب نے کیا ہے۔

یہ کتاب اگرچہ نسبتاً بعد کے زمانہ کی ہے مگر اس اعتبار سے بہرحال اہم ہے کہ مصنف نے جماعت کے نظریات کا بڑی گہرائی سے مطالعہ کیا ہے اور اس میں اپنی سمجھ کے مطابق تجزیہ پیش کیا ہے۔ نیز یہ امر بھی مدّنظر رہے کہ اُس ابتدائی زمانہ میں صرف جرمن قوم ہی تھی جس کے علماء اور دانشوروں نے جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا گہرائی سے مطالعہ کیا اور پھر ہزاروں میل دور ایک اجنبی زبان میں اس کے بارہ میں اپنے تجزیئے شائع کیے۔

اس کتاب "Die Welt des Islam und die neue Zeit" کے مصنف جناب گوٹ فریڈ کارل سیمون Gottfried Karl Simon

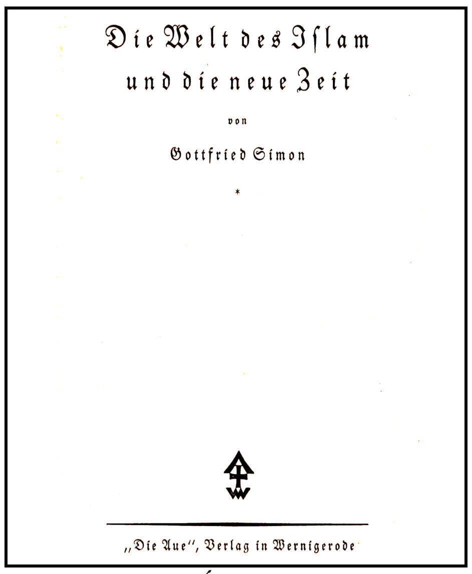

Die Welt des Islam
und die neue Zeit
von
Gottfried Simon

„Die Aue", Verlag in Wernigerode

(1870-1951) ایک عیسائی پادری اور ماہر دینیات تھے۔ انہوں نے سماٹرا (انڈونیشیا) میں بطور عیسائی مشنری کام کیا۔ اس کے بعد انہوں نے بیتھن Bethen نزد بیلے فیلڈ Bielefeld جرمنی کے ایک دینی سکول میں بطور استاد کام کیا۔ انہوں نے عیسائی مشنری خدمات اور اسلام کے حوالے سے چیلنجز کے موضوع پر متعدد کتب تصنیف کیں۔ موصوف اسلام کے بارہ میں بہت حد تک منفی سوچ رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنی اس کتاب میں جماعت کے بارہ میں لکھا:

موجودہ اصلاحی تحریکات میں سب سے زیادہ اہم احمدیہ تحریک ہے۔ یہ تحریک ہی سب سے زیادہ عیسائیت کے متعلق سرگرم ہے۔ اس تحریک کے ایک حصہ کا نام اس کے بانی مرزا غلام احمد {1839 تا 1908} کی جائے پیدائش

[1] اخبار الفضل قادیان 25/28 مارچ 1924ء

قادیان پنجاب، جو کہ برٹش انڈیا کا ایک شمالی صوبہ ہے، قادیان فرقہ کہلاتا ہے۔ (حضرت مرزا) غلام کا اپنی نوجوانی میں عیسائی مشنریوں سے رابطہ رہا۔ اس زمانہ میں ان کو عیسائیت کی ان کمزوریوں کا علم ہوا جو کہ عموماً مشہور ہیں۔ نیز سطحی طور پر قرآن کی تفسیر بھی سیکھی۔ ان کے نزدیک ایک نئی وحی کی ضرورت تھی، لیکن انبیاء کا تسلسل تو محمد {صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم} کے ساتھ ختم ہو چکا تھا۔ صرف عیسیٰ یعنی یسوع نے دوبارہ آنا ہے جو کہ اپنی بعثت کے بعد دنیا کو ایمان کی طرف لائیں گے۔ یہ کام بقول غلام (احمد صاحب) کے انہوں نے روحانی طور پر پورا کیا، جس طرح یحییٰ کو الیاس کہا جاتا ہے۔ انہوں نے معجزات اور پیشگوئیوں کے ذریعہ نبی ہونے کا دعویٰ کیا یا ان کے اپنے بقول وہ مسیح ہیں۔ ویسے انہوں نے عقلمندی سے اپنی زندگی کے آخری حصہ میں کرشنا ہونے کا بھی دعویٰ کیا، کیونکہ بعض ہندوستانی عقائد کی رو سے کرشنا کا ہندوستان میں ویسا ہی مقام ہے جیسے عیسیٰ کا باقی دنیا میں۔ ان کا اصل مقصد اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور اسلام کی سائنسی ساکھ کو دوبارہ سے قائم کرنا تھا۔ اپنے مسیح ہونے کے دعویٰ کے لئے اس وجہ سے عقلی دلائل پیش کئے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ یہ اسلام ویسے بھی تعلیم دیتا ہے بلکہ ان کو یوسف آراماتھیا نے صلیب پر بے ہوش ہونے کے بعد دوبارہ تندرست کیا اور وہ کشمیر ہجرت کر گئے۔ وہاں پر ان کی قبر کو غلام کے ایک پیروکار نے دریافت کیا ہے۔ جیسا کہ اسلام میں بھی عیسیٰ کا بہت اعلیٰ مقام ہے اسی طرح احمدیت میں بھی ہے، لیکن وہ اس کو معصوم نہیں سمجھتے بلکہ ان کی طرف کئی گناہ منسوب کرتے ہیں مثلاً کہ وہ شراب نوشی کرتے تھے۔

وہ اس بات کا بھی انکار کرتے ہیں کہ موجودہ بائیبل وہ بائیبل ہے جس کا ذکر قرآن کرتا ہے۔ عیسائی محققین کے نظریات بھی اس بات کو تقویت دیتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام نہیں۔ اس فرقہ کے مراکز ہندوستان میں لاہور اور قادیان، امریکہ میں شکاگو، لندن میں دو جگہوں ووکنگ اور پٹنی ہیں۔ یہاں سے ایک مضبوط پروپیگنڈا پھیلایا جاتا ہے۔ Muslim Surise اور The Islamic Review اس فرقہ کے سب سے اہم رسالے ہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ یہ نیا اور سچا مذہب اب تمام پرانے مذاہب کا بدل ہوگا۔ احمدیہ تحریک ایک نہایت لچکدار اور پُرجوش تحریک ہے۔ جنوری 1924ء میں شکاگو کے اخبار Chicago magazine میں اس جماعت کے مشنریوں کی فہرست شائع ہوئی ہے جو کہ لندن، برلن، مغربی افریقہ، ماریشیس، قاہرہ، آسٹریلیا، ہانگ کانگ اور چین میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں بھی مشنری موجود ہیں جہاں یہ تحریک شروع ہوئی۔ اس رسالہ میں اس کے علاوہ امریکہ میں نومبائعین کی لمبی فہرستیں شائع ہوتی ہیں۔ قرآنی آیات کی تفسیر، محمد {صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم} کی احادیث اور پنجاب کے مسیح موعود، یعنی اس فرقہ کے مؤسس کی مدح میں نظمیں بھی شائع ہوتی ہیں۔ اسی طرح ایک ڈاکٹر محمد صادق کی پیرس میں آمد اور برلن کی مسجد کے افتتاح کا تفصیلی ذکر ہے۔ اسی طرح تفصیلی مواد عیسائیت کے خلاف بھی لکھا گیا ہے۔

اسی مقصد کے لئے احمدیہ کا ایک نیا ترجمہ قرآن بھی شائع ہوا ہے۔ اس قرآن میں، جسے فرقہ کے لندن مشن کی وجہ سے ووکنگ قرآن کہا جاتا ہے، عربی متن کے ساتھ انگریزی ترجمہ لکھا ہوا ہے۔ پیش لفظ میں قاری کو باور کروایا گیا ہے کہ قرآن نبی کے زمانہ میں ہی ان کی ہدایت پر صحابہ نے لکھا۔ لیکن یہ محض خیالی باتیں ہیں۔ اگر کٹر قسم کے مسلمانوں کے عقیدہ کہ قرآن آسمان سے مکمل کتاب کی صورت میں نازل ہوا تھا رد بھی کیا جائے تو اس حصہ سے متعلق یہ قطعاً غیر سائنسی بات ہے۔ اسی طرح غیر محسوس طریق سے ترجمہ میں بعض تبدیلیاں کی گئی ہیں، مثلاً عیسیٰ روح اللہ جیسا کہ قرآن میں لکھا ہوا ہے کا ترجمہ اللہ کی وحی کیا گیا ہے۔ اب یہ ترجمہ نہیں بلکہ من گھڑت تفسیر ہے، جس سے دیکھا جائے تو یہ چبھنے والی بات کہ عیسیٰ کا محمد سے اونچا مقام ہے کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اس لئے یہ جو جرمن پریس میں کہا گیا ہے کہ احمدیہ تحریک بڑی روادار ہے درست نہیں۔ صرف جہاد کے تصور کی نئی تفسیر اس طرح بیان کرتے ہیں کہ مومن کو چاہیے کہ وہ کفار کو مسلمان بنائے۔ اسی لئے پرجوش پروپیگنڈا کرتے ہیں، اس ضمن میں ایک انگریز شہزادہ Lord Headly نے ایک نئی کتاب تین بڑے انبیاء، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد بھی شائع کی ہے۔ اس فرقہ کے عقائد سر سید احمد کی منطق اور پرانے اسلام کے بین بین ہیں۔ لیکن اس تحریک میں تبدیلیاں بھی ہو رہی ہیں اور اس لحاظ سے زمانہ کے ساتھ چل رہی ہے۔ اب بھی بڑے زور سے یہ اپنے مؤسس کی طرح عیسیٰ کی صلیبی موت سے انکاری ہیں۔ ان عجیب خیالات کو ثابت کرنے کے لئے جو بات ان کے ایک ہندوستانی راہنما نے 20 سال قبل کیمبرج میں کہی تھی لکھی جاتی ہے۔ یہ ایک لاہور ہندوستان سے وکیل کمال الدین تھے۔

جہاں تک عیسیٰ کی وفات کا تعلق ہے، سو اس کے متعلق اللہ کی کتاب {قرآن} کہتا ہے، کہ وہ اس کو نہ مار سکے اور نہ صلیب دی۔ وہ اس بات کا انکار کرتی ہے یہودیوں نے عیسیٰ کو قتل کیا۔ کیا اس لحاظ سے عیسیٰ کو محمد {صلی اللہ علیہ وسلم} کا شکر گزار نہیں ہونا چاہیے۔ اس لئے کہ انہوں سے عیسیٰ کو صلیبی موت کی لعنت سے بچایا۔

اس سے زیادہ بُرا اور غلط فہمی پر مبنی تصور عیسیٰ اور عیسائیت کے لئے تکلیف دہ نہیں ہو سکتا۔ دوسری طرف یہ بھی اہم بات ہے کہ احمدیہ تحریک عیسائیت کی کئی چیزیں اپناتی بھی ہے۔ مثلاً متعدد بیویوں کا رکھنا، غلام اور لونڈیاں رکھنا وغیرہ۔ یہاں تک کہ خدا کے باپ ہونے کی بات بھی کرتے ہیں، جو کہ ویسے مسلمانوں کے لئے توہین آمیز بات ہے۔ یہ بڑے تعجب کی بات ہے کیونکہ کمال الدین نے تعدّد ازاوج کے دفاع میں کہا:

خدا کو خود پسند آیا کہ وہ کثیر الازواج والے گھر میں پیدا ہو کیونکہ مریم یوسف کی دوسری بیوی تھی جو کہ عیسیٰ کا باپ تھا۔ {یہ ایک بالکل بے بنیاد بات ہے}۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ جب انسان فطرتی طور پر زیادہ ازواج کرنے کی طرف مائل ہے تو اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا، بلکہ قانون کو چاہئے کہ یہ بات طریقے سے ہو۔ یہ اسلام نے کیا۔

یہ اصلاحی تحریک اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ کس طرح {اسلام میں} پرانے خیالات اور نئے خیالات کی کشمکش جاری ہے۔ [2]

کتاب کے مندرجہ بالا اقتباس میں مصنف نے اپنی معلومات کے مطابق جماعت احمدیہ کے عقائد و نظریات کے بارہ میں بہت کچھ لکھا ہے جس میں بعض باتیں درست نہیں ہیں۔ تاہم اس تفصیل کے ساتھ مصنف کا جماعت احمدیہ، اس کے عقائد اور اشاعت اسلام کے لئے کوششوں کا تذکرہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابتداء ہی میں حضرت مسیح موعودؑ کی تبلیغ اس قدر مؤثر انداز میں زمین کے کناروں تک پہنچنے لگ گئی تھی کہ یورپ کے دانشور اس کے مطالعہ اور تجزیہ پر مجبور ہو گئے تھے۔

[2] Die welt Des Islam und Die neuezeit P-95-99